

## روزہ

اسلام کی تیسری اہم عبادت روزہ ہے، روزہ کے لیے عربی میں "صوم" یا "صیام" کا لفظ استعمال ہوتا ہے، جس کے لفظی معنی ہیں رک جانا، چاہے کھانے، پینے، بات کرنے یا کسی اور عمل سے رک جانا۔ شرعی اصطلاح میں روزہ سے مراد ہے، صبح صادق سے لے کر غروبِ آفتاب تک کھانے پینے اور جنسی تعلقات سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی نیت سے رک جانا۔<sup>1</sup>

### روزے کی اہمیت

روزہ بھی نماز اور زکوٰۃ کی طرح ایک ایسی اہم عبادت ہے جو نہ صرف اس امت پر فرض کی گئی ہے بلکہ سابقہ تمام امتوں پر بھی فرض رہی ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ**<sup>2</sup> "اے مومنو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں، جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پر ہیز گار بنو" روزہ کی تاکید کرتے ہوئے ایک دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

**فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ**<sup>3</sup> "سو جو کوئی تم میں سے اس مہینے میں موجود ہو اسے چاہیے کہ پورے مہینے کے روزے رکھے" روزہ نہ رکھنے کی اجازت صرف بیماروں، مسافروں اور معذوروں کو دی گئی، لیکن وہ بھی اس شرط کے ساتھ کہ جیسے ہی بیماری، سفر یا عذر ختم ہو گا تو ان پر روزوں کی قضا لازم ہوگی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

**وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ**<sup>4</sup> "تم میں سے جو بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں (روزے رکھ کر) ان کا شمار پورا کر لے"

روزے کی فضیلت اور اہمیت بیان کرتے ہوئے آپؐ نے فرمایا: **وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ**<sup>5</sup> "جس شخص نے رمضان شریف کے روزے ایمان اور ثواب حاصل کرنے کی نیت سے رکھے تو اس کے اگلے تمام گناہ بخش دیے جائیں گے" ایک حدیث پاک میں آپؐ کا ارشاد ہے: "انسان کے ہر عمل کا اجر بڑھا کر دیا جاتا ہے؛ ایک نیکی کے بدلے دس سے سات سو نیکیوں تک، لیکن روزے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ روزہ خالص میرے لیے ہے اور اس کا اجر میں خود دوں گا۔ اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو مشک سے زیادہ پسند ہے، اور روزہ (دنیا میں گناہوں سے اور آخرت میں جہنم سے) ڈھال ہے"<sup>6</sup>

### روزے کے انسان کی زندگی پر اثرات

جس طرح دوسری عبادات کا مقصد فرد اور معاشرے کی اصلاح اور انسان کو پوری زندگی عبادت کے لیے تیار کرنا ہے اسی طرح روزہ جیسی اہم عبادت کا مقصد بھی فرد اور معاشرے کی اصلاح اور انسان کو پوری زندگی کی عبادت کے لیے تیار کرنا ہے۔

<sup>1</sup> الجزیری عبد الرحمن، کتاب الفقہ علی المذاهب الاربعہ 1/ 541

<sup>2</sup> سورہ بقرہ، آیت 183

<sup>3</sup> سورہ بقرہ، آیت 185

<sup>4</sup> سورہ بقرہ، آیت 185

<sup>5</sup> صحیح بخاری، کتاب الصوم ج 1 نمبر 2014

<sup>6</sup> صحیح البخاری ج 1 نمبر 1904 و مسلم، کتاب الصوم ج 1 نمبر 1894

روزہ کے انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی پر کتنے گہرے اثرات پڑتے ہیں، انہیں ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے:

### 1۔ بندگی کا احساس

اسلام کا تربیتی نظام کچھ ایسا ہے جو بندے میں ہر وقت اپنے بندے ہونے کا شعور پیدا کرتا رہتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کے حاکم اور خود مختار ہونے کا اسے احساس دلاتا رہتا ہے۔ نماز دن میں پانچ مرتبہ انسان کو عاجز اور بندہ ہونے کا احساس دلاتی رہتی ہے، تو روزہ سال میں پورا ایک مہینہ اسے بندگی کا احساس دلاتا رہتا ہے۔ سحری کے وقت کھانے پینے کا حکم دیا گیا، چاہتے ہوئے یا نہ چاہتے ہوئے بندہ اٹھ کر کھاتا پیتا ہے۔ صبح صادق سے ہی کھانے پینے سے روکا گیا اور بندہ رک جاتا ہے، اور پھر سورج کے غروب ہوتے ہی کھانے پینے کا حکم ملا تو بندہ چاہتے ہوئے یا نہ چاہتے ہوئے کھاتا پیتا ہے۔ جس سے بندے کی بندگی اور اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کا واضح اظہار ہوتا ہے، اور بندے میں یہ احساس اجاگر ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے سوا اپنی مرضی سے کھا، پی بھی نہیں سکتا۔

### 2۔ تقویٰ اور پرہیز گاری

روزے کا دوسرا اہم اثر جو انسان کی انفرادی زندگی پر پڑتا ہے، وہ تقویٰ اور پرہیز گاری کا حصول ہے، جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ<sup>7</sup> (روزے تم پر اس لیے فرض کیے گئے ہیں) تاکہ تم پرہیز گار بن جاؤ

بندگی کا احساس انسان میں خدا کی اطاعت کا شعور بیدار کرتا ہے، اور جب خدا کی بندگی اور اطاعت کا شعور راسخ ہو جاتا ہے تو پھر انسان صرف کھانا پینا نہیں چھوڑتا بلکہ ہر اس چیز کو چھوڑ دیتا ہے جس سے خدا نے روکا ہے، کیونکہ اگر انسان صرف حلال چیزیں چھوڑ دے اور حرام چیزوں سے نہ بچے تو پھر اس روزے کا کوئی فائدہ نہیں جیسے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: من لم يدع قول الزور والعمل به فليس لله حاجة في ان يدع طعامه وشرابه<sup>8</sup>

"جو شخص روزے کی حالت میں برا قول اور برا عمل نہ چھوڑے، تو اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکے اور پیاسے رہنے کی کوئی حاجت نہیں"

اس سے ظاہر ہے کہ روزے کا اصل مقصد تقویٰ کا حصول ہے۔ تقویٰ کسی خاص صورت یا شکل اختیار کرنے کا نام نہیں ہے، بلکہ تقویٰ اس کیفیت کے پیدا ہونے کا نام ہے جو انسان کو نیکیوں پر آمادہ کرتی ہے، اور برائیوں سے روکتی ہے۔ روزہ اس طرح انسان میں تقویٰ پیدا کرتا ہے کہ روزہ دار کو صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے سے روکا جاتا ہے اور وہ رک جاتا ہے۔ نہ صرف لوگوں کے سامنے بلکہ تنہائی میں بھی۔ یہ بات بندے میں یہ یقین پیدا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ حاضر و ناظر ہے، اس کے ہر عمل کو دیکھ رہا ہے اور قیامت کے دن حساب کتاب لے گا۔ اگر کسی کو یہ احساس و یقین نہ ہو تو وہ 12 سے 14 گھنٹے بھوک پیاس نہیں کاٹ سکتا۔ روزہ سے انسان کے اندر اتنی اخلاقی قوت پیدا ہو جاتی ہے کہ مادی اور دنیاوی فائدے کے مقابلے میں وہ آخرت اور روحانیت کو ترجیح دیتا ہے۔ اور ہر سال لگاتار ایک مہینہ تک یہ مشق کرنے کی وجہ سے انسان میں اتنی زبردست قوت پیدا ہو جاتی ہے جس کا اثر پورا سال رہتا ہے۔

### 3۔ ضبط نفس

جب تک انسان اپنی حیوانی خواہشات پر قابو نہ پالے اس وقت تک کوئی اہم کارنامہ سرانجام نہیں دے سکتا۔ روزے میں کھانے، پینے اور جنسی ملاپ

<sup>7</sup> سورہ بقرہ، آیت 183

<sup>8</sup> صحیح بخاری، کتاب الصوم ج 1 نمبر 1903

سے روکا گیا ہے، اور کسی حد تک نیند بھی متاثر ہوتی ہے، کیوں کہ نفلی عبادات اور سحری کے لیے اٹھنے سے آرام بھی متاثر ہوتا ہے۔ اور یہ ہی حیوانی خواہشات ہیں جنہیں آزاد چھوڑنے سے انسان برائیوں میں مبتلا ہو جاتا ہے اور کوئی اہم کام سرانجام نہیں دے پاتا۔ روزے کے ذریعے نفس کی ان خواہشات پر ضبط حاصل ہوتا ہے، اور انسانی نفس انسان کے اپنے قابو میں ہوتا ہے، اس لیے اسے اپنی مرضی سے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اور روزے کا بھی یہی مقصد ہے کہ انسان اپنے نفس کی خواہشات پر قابو پا کر اسے نفع بخش کاموں میں لگا دے، اسی لیے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہو شھر الصبر<sup>9</sup> "رمضان کا مہینہ اپنے نفس پر قابو پانے کا مہینہ ہے"

لیکن جس شخص نے زندگی میں کبھی بھی روزہ نہ رکھا ہو اس کے لیے اپنے نفس پر قابو پانا بہت مشکل ہو گا۔ اسی طرح ایک مومن مجاہد بھی ہوتا ہے جسے دین کی سربلندی کے لیے لڑنا بھی پڑ سکتا ہے۔ حالت جہاد میں کبھی بھوک و پیاس بھی برداشت کرنی پڑتی ہے۔ اگر کسی نے بھوک اور پیاس برداشت کرنے کی عملی مشق نہیں کی ہو گی تو اس کے لیے بھوک و پیاس کا برداشت کرنا بہت مشکل ہو گا۔

### سماجی اثرات

اگرچہ روزہ ایک انفرادی عمل ہے، لیکن جس طرح نماز باجماعت پڑھنے سے اجتماعی عمل بن جاتی ہے اسی طرح روزہ بھی ایک متعین مہینے میں رکھنے سے اجتماعی عمل کی شکل اختیار کر لیتا ہے، اس لیے اس کے سماج پر گہرے اثرات پڑتے ہیں جن میں سے کچھ اہم ذیل میں ذکر کیے جاتے ہیں:

#### 1- تقویٰ اور پاکیزگی کی فضا کا قائم ہونا

انفرادی طور پر اگر کوئی شخص ذاتی جذبے کی بنیاد پر نیکی کا عمل کرے اور دوسرے لوگ وہ عمل نہ کریں تو وہ خود کو تنہا اور اجنبی محسوس کرے گا اور اس کے ارد گرد کا ماحول نیکی کو بڑھانے میں اس کا مددگار ثابت نہیں ہو گا، لیکن اگر سب لوگ ایک ہی فکر کے ہوں اور سب ایک ہی کام کر رہے ہوں، تو وہ سب مل کر نیکی کی ترقی اور اضافے میں ایک دوسرے کے لیے مددگار ثابت ہوں گے۔ روزے کے لیے ایک مہینہ مقرر کر کے اللہ تعالیٰ نے نیکیوں کی ایک ایسی اجتماعی فضا قائم کی ہے، جو نیکیوں کے بڑھنے میں ایسا اہم کردار ادا کرتی ہے جیسے اناج کے بڑھنے میں موسم کردار ادا کرتا ہے، چوں کہ روزوں کے مہینے میں تقریباً ہر مسلمان روزہ رکھتا ہے۔ اس لیے نیکیوں کی ایسی فضا قائم ہوتی ہے، جس میں نیکیاں بڑھتی رہتی ہیں اور برائیاں قابو میں رہتی ہیں۔ یہی بات نبی کریمؐ نے اس طرح ارشاد فرمائی: "جس وقت رمضان (کا مہینہ) داخل ہوتا ہے تو جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند ہو جاتے ہیں"<sup>10</sup>

یعنی نیکیوں کے بڑھنے اور برائیوں پر قابو پانے کی فضا قائم ہو جاتی ہے، یہی سبب ہے کہ مسلمانوں میں رمضان کے مہینے میں نیکیاں نسبتاً زیادہ نظر آتی ہیں۔

#### 2- ہمدردی اور غمخواری کے جذبے کا پیدا ہونا

جب تک کوئی شخص کسی کیفیت سے نہیں گزرتا تو اسے اس کیفیت سے گزرنے والے شخص کا احساس بھی نہیں ہوتا۔ جس شخص نے زندگی میں کبھی سفر نہ کیا ہو، اسے مسافر کی قدر نہیں ہو گی، جو شخص زندگی میں بیمار نہ ہوا ہو، اسے بیمار کا صحیح احساس نہیں ہو گا۔ اسی طرح جس نے زندگی میں بھوک اور پیاس کا ذائقہ نہ چکھا ہو، اس کو بھوکے اور پیاسے کا احساس بھی مکمل طور پر نہیں ہو گا۔ کیونکہ کسی کے سوزِ جگر کو سمجھنے کے لیے خود سوزِ جگر میں مبتلا

<sup>9</sup> مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الصوم، 1/173

<sup>10</sup> صحیح البخاری، ج نمبر 1899 و مسلم، کتاب الصوم، ج نمبر 2495

ہونا ضروری ہے۔ رمضان کے مہینے میں غریبوں کے ساتھ ساتھ امیر بھی بھوک و پیاس برداشت کرتے ہیں۔ اس لیے انہیں بھوکوں اور پیاسوں کا احساس ہوتا ہے اور ان میں ہمدردی اور غمخواری کے جذبات پیدا ہوتے ہیں، اسی لیے تو حضورؐ نے ارشاد فرمایا: "هو شهر المواساة"<sup>11</sup> "رمضان کا مہینہ ہمدردی اور غمخواری کا مہینہ ہے"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: "آپ ﷺ کی سخاوت ہمیشہ عام ہوتی تھی لیکن رمضان کے مہینے میں آپؐ کی سخاوت تیز ہو اسے بھی تیز تر ہوتی تھی"<sup>12</sup> یہی سبب ہے کہ آج بھی مسلمانوں میں دوسرے مہینوں کی نسبت رمضان کے مہینے میں زیادہ سخاوت دیکھی جاتی ہے۔

### 3۔ انسانی مساوات کا عملی مظاہرہ

روزہ انسانی مساوات کے شعور کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بناتا ہے۔ اس مہینے میں امیر، وغریب، حاکم، و محکوم، عام و خاص تقریباً سب مسلمان ایک ہی حالت میں گزارتے ہیں۔ سب کے چہروں پر اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اور اپنی محکومیت واضح نظر آتی ہے۔ یہ صورت حال اونچ نیچ کے تصور کو ختم کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔ اسی طرح یہ صورت حال ان میں یہ احساس پیدا کرتی ہے کہ اگر تم سب کی بھوک دور نہیں کر سکتے تو کم از کم خود بھوکا رہ کر ان کے ساتھ یکجہتی تو اختیار کر سکتے ہو۔ جیسے حضور اکرم ﷺ عید الفطر پر کچھ کھاپی کر نماز عید کے لیے نکلتے تھے، لیکن عید الاضحیٰ پر بھوکے پیاسے جاتے تھے۔ اس کا سبب یہ تھا کہ عید الفطر پر لوگوں کو صدقہ فطر ملتا تھا، اس لیے وہ کھاپی کر عید الفطر کی نماز کے لیے آتے تھے، لیکن چونکہ عید الاضحیٰ پر قربانی کے گوشت کے علاوہ اور کچھ لوگوں کو نہیں ملتا تھا، اس لیے مدینہ کے کچھ مسکین لوگ بھوکے ہی عید الاضحیٰ کی نماز کے لیے آتے تھے۔ جب انہیں عید نماز کے بعد قربانی کا گوشت ملتا تھا تب کھاتے تھے۔ آپؐ نے دیکھا کہ اگر میں مدینہ کے سب مسکینوں کو کھلا نہیں سکتا تو کم از کم ان کے ساتھ بھوکا تو رہ سکتا ہوں۔"<sup>13</sup> "میں کیسے نمک چکھوں، کہ میرے ہم وطن روزانہ روزے سے رہتے ہیں"

<sup>11</sup> مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الصوم، 1/ 173

<sup>12</sup> صحیح بخاری، کتاب الصوم۔ ج نمبر 1902

<sup>13</sup> ملا علی قاری، مرقاة المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، ملتان، مکتبہ امدادیہ، طوس ند، ذکر عید الاضحیٰ جلد 3 ص 294